عبادت اور اس کي غايت

يعني تفسير سورهٔ فاتحه

غریب القرآن في لغات الفرقان

مؤلفہ میرزا ابوالفضل

ڈبل کراؤن - ۳۷۰ صفحات - مجلد

اصل قیمت ۴ روپیہ ۸ آنہ - رعایتي قیمت ۲ روپیہ ۸ آنہ -

اُردو ترجمہ قرآن مجید

(بلا متن)

دوسري بار - بہ ترتیب نزول - مع مفید حواشي مؤلفۂ میرزا ابوالفضل -

اس میں پاروں اور سورتوں اور آیات کے نمبر پڑے ھیں - چودھویں صدي ھجری میں بالکل نئي شان کا ترجمہ ھے جس کي داد اعلیٰ تعلیم یافتہ اور فلسفي دماغ ھي دے سکتے ھیں - زیر طبع ھے - ابھي نام رجسٹر کرانے پر ھدیہ ۴ روپیہ علاوہ محصول ڈاک -

سلسلہ اصلاح و ترقي

عبادت اور اس کي غايت

يعنی

تفسير سورۂ فاتحہ

مؤلفہ

ميرزا ابوالفضلؔ

اِلہ آباد

کتابستان

بيلی روڈ

۱۹۳۰ع

قيمت آٹھ آنہ

عرض حال

سورۃ الفاتحۃ کي نسبت آنجناب صلعم کا قول هے کہ يهي اُم‌القرآن يعني قرآن کي اصل هے ' اور حقيقت ميں قرآن کے تمام اجزاء اسي ايک سورت کي تفسير هيں - اس کے اهم معاني کے دل‌نشين کرنے کي غرض سے ' اس کے آلهي مفهوم کو عمل ميں لا کر باعث فلاح و برکت ثابت کرنے کی غرض سے ' اس کو اسلامي نماز کی هر رکعت ميں پڑهنا ضروري قرار ديا گيا -

اسی سورت کي تفسير جو قرآن هی کي دوسري آيتوں سے کي گئي هے هديۂ ناظرين هے -

الہ‌آباد
رجب سنہ ۱۳۴۹ھ

ابوالفضل

الفاتحه

(سورہ اول)

بحکم خدائے رحمان و رحیم

[۱] حُکم تو (حکم) خدا کا ، جو ماں باپ کي طرح دنیا جہان کا پالنےوالا ھے ، [۲] ماں کي طرح رَحِم (کوکھ) والا ھے ، ماں کي طرح ازحد مامتا والا ھے ، [۳] حساب کے وقت کا مختار ھے - [۴] (خدا یا ،) ھم سب تیری ھي حقیقت کي خدمت‌گذاري کریں اور تیري ھی حقیقت سے اعانت کے طالب ھوں ! [۵] ھم سبھوں کو سیدھی راہ بتا ، [۶] اُن لوگوں کي راہ جن پر تونے انعام و اکرام کئے ، [۷] جو غضب میں نہیں پڑے اور نہ گمراہ ھوئے -

---

لغات

بسم (= ب + اِسم) نام سے، بہ معنی حکم سے۔
حسب الحکم۔

اللہ (= آل + لاہ) الباطن، العلی، العظیم - وہ
مخفی ذات، بزرگ، برتر۔

(= آل + اِلہ) معبود حقیقی - خدائے واحد۔

الرحمان (= ال + رَحِم + اٰن) وہ ذات جو ماں کی
طرح رحِم (کوکھ) والی ہے، جس سے تمام دنیا
جہان کا ظہور ہے - وہ ذات جس کی مادری
مامتا باعث موجودات عالم ہے - دنیا میں اِنسان
کے لئے ماں کی محبت کا جواب نہیں، چنانچہ
قرآن میں آیا ہے ــــ

یخلقکم فی بطون أمهاتکم خلقاً من بعد خلق فی
ظلمات ثلاث - . . [الزمر (۳۹) : ۶

[یعنی خدا تمہیں تمہاری ماؤں کے پیٹوں میں

بناوٹ کے بعد بناوٹ تین اندھیروں میں بناتا ہے -]

حملته أمه وهناً علیٰ وهنٍ و فصاله فی عامین
[لقمان (۳۱) : ۱۴

[یعني أس کي ماں نے کمزوري پر کمزوري کي حالت میں اُسے پیٹ میں رکھا اور اُس کا دودھ چھڑانا دو سال میں ھوتا ھے -]

حملته أمه کرهاً و وضعته کرهاً - و حمله و فصاله - ثلاثون شهراً -
[الاحقاف (۴۶) : ۱۵

[یعني اس کي ماں نے اُسے تکلیف سے پیٹ میں رکھا اور اسے تکلیف هی سے جنا اور اُس کا پیٹ میں رهنا اور اس کا دودھ چھڑانا تیس مهینے میں ھوتا ھے -]

قرآن میں جنس نساء کي بڑي عظمت بیان کي گئي ھے - چنانچہ موجودات عالم کا ایک خاص ذریعہ عورت ھي کو قرار دیا ھے -

یا ایها الناس اتقوا ربکم الذي خلقکم من نفس واحدة و خلق منها زوجها و بث منهما رجالاً کثیرا و نساء . . .
[النساء (۴) : ۱

[یعني لوگو، جس (خدا) نے تم کو ماں اور باپ کي شفقت سے پالا ھے اُس کا لحاظ کرو کہ اس نے تم سبھوں کو ایک ھي جنس سے پیدا کیا، اور اس سے اُس کے جوڑے پیدا کئے، اور اُن ھي دونوں سے بہت سے مرد اور عورتیں پیدا کرکے (تمہاري) آبادی بڑھائي -]

اس کے ساتھہ ھي فرمایا ھے —

. . . و اتقوا اللہ الذی تساءلون بہ و الارحام - ان اللہ کان علیکم رقیبا -

[یعني اور خدا کا لحاظ کرو جس کے واسطہ سے تم ایک دوسرے سے اپنے اپنے حقوق کے طالب ھوتے ھو، اور عورتوں کا (کہ وہ مجسمہ رِحم ھیں - جان رکھو) خدا تمہاري (حرکتوں) کو دیکھہ رھا ھے -]

ایک حدیث میں جَنت کو ماں کے پیروں کے تلے بتایا ھے —

الجنۃ تحت اقدام الامھات -

غرض کہ دنیا جہان کي بہبودي کا ایک زبردست آلہ عورتیں ھي قرار دي گئي ھیں کہ اُن ھي

کي ٹهوکروں سے اِنسان کو دنیا و ما فیہا کي نعمتیں حاصل هوتي هیں - دنیا کي تاریخیں شاهد هیں کہ ماؤں کي تربیت هي نے دنیا کے اولوا العزم و باکمال لوگوں کو بنایا -

خداوند کریم جنس نساء سے یوں مخاطب ھے —

انا الرحمان و انتِ الرحِم - شققت اسمُکِ من اسمي - فمن وصّلکِ وصلتہ و من قطعکِ قطعتہٗ - (حدیث قدسی)

[یعني میں هوں رحم (کوکھ) والا اور تو ھے (مجسم) کوکھ - میں نے تیرے نام کو اپنے نام سے مشتق کیا ھے - تو جو کوئي تجھ سے (اچھے) تعلقات رکھے گا، میں بھي اُس سے (اچھے) تعلقات رکھوں گا، اور جو کوئي تجھ سے قطع تعلق کرے گا، میں بھي اُس سے قطع تعلق کروں گا -]

ایک اور حدیث میں آنجناب نے فرمایا ھے —

الرحِم شجنۃ من اللہ

[یعني ماں کا رحِم (کوکھ) خدا هي کا جزو ھے -]

الرحیم = (آل + رحیم) رحِم (کوکھ) کي حد
درجه کي صفت والا ، اِنتہائي درجے کا ماں کي
مامتا والا -

منجمله خدا کے اور ناموں کے قرآن میں ایک
السهیمن [الحشر (۵۹) : ۲۳] بھي ھے کہ اس کے
معنی ھیں مادہ پرند کے جو اپنے بچوں کو اپنے پروں
سے چھپا کر بچائے رھتي ھے - اس کے علاوہ خدا
کا نام الودود یعني پیار کرنے والا [ھود (۱۱) : ۹۰ ؛
البروج (۸۵) : ۱۴] بھي آیا ھے -

الحمد = کل حکم - اس موقعه پر حمد کے معني
حکم ھي کے ھیں - قرآن میں دوسرے موقعوں
پر بھي "حمد" کے یھي معني آئے ھیں -
چنانچہ فرمایا ھے —

یوم یدعوکم فتستجیبون بحمدہ . . .
[بني اسرائیل (۱۷) : ۵۲

= بامرہ (ابن عباس)

[جس دن (خدا) تم کو پکارےگا اور تم اس
کے حکم کے مطابق جواب دوگے . . .]

و يسبح الرعد بحمدہ [الرعد (۱۳) : ۱۳

[اور بجلي بھي اسي کے حکم سے کام میں لگی ھے -]

الحمد لله = بل لله الامر جمیعا [الرعد (۱۳) : ۳۱

رب ماں اور باپ دونوں کی محبت و شفقت کے ساتھ پالنےوالا -

قرآن میں آیا ھے —

و قل رب ارحمهما کما ربیانی صغیرا
[بنی اسرائیل (۱۷) : ۲۴

[اور دعا کرو اے میرے رب ' میرے والدین پر رحم کر جس طرح اُن دونوں نے مجکو چھوٹے میں پالا -]

اسي سے قرآن میں اِس لفظ کا اطلاق بڑے بھائي پر بھي ھوا ھے -

قالوا یا موسیٰ انا لن ندخلها ابداً ما داموا فیها
فاذهب انت و ربک فقاتلا . . .
[المائدہ (۵) : ۲۴

[موسی کے لوگوں نے کہا اے موسیٰ ہم وہاں ہرگز نہ جائیں گے جب تک وہ وہاں رہیں گے ' بلکہ تم اور تمہارے بڑے بھائي (ہارون) جاؤ اور لڑو -]

اسی طرح اس لفظ کا اطلاق مُربي پر بھی ہوا ہے -

قال معاذالله انه ربي احسن مثواي . . .

[یوسف (۱۲) : ۲۳

[عزیز مصر کي بیوي کے ورغلانے پر یوسف نے کہا معاذالله ! وہ عزیز میرا مُربي ہے ' اُس نے مجکو اچھي طرح رکھا ہے -]

عالمین (۱) دنیا جہان -

(۲) دنیا کی تمام قومیں -

خدا رب‌العالمین یعني تمام دنیا جہان کا یکساں پالنے والا ہے ' کسي خاص قوم یا ملت کا نہیں ' جیسا کہ اگلے لوگوں کا خیال تھا - حدیث قدسي میں آیا ہے کہ عرب غیر عرب سے نفرت کرتے تھے ' اور یہی حالت تمام قوموں کي ایک دوسرے کے ساتھ تھي - یہود اور عیسائي کا قول قرآن میں آیا ہے کہ وہ کہتے تھے نحن

ابناؤ اللہ و احباؤہ [المائدہ (٥) : ١٨] یعني هم خدا کے بیٹے اور اس کے چهیتے هیں -

مالک مالک - اختیار والا - مختار -

یوم وقت ٬ زمانہ ٬ زمانہ مدید سب پر بولا جاتا هے - [آل عمران (٣) : ٣٠؛ السجدہ (٣٢) : ٥؛ المعارج (٧٠) : ٤؛ الرحمان (٥٥) : ٢٩]

دین حساب ٬ جزا -

یوم الدین حساب کا وقت -

قرآن میں هے —

و ما ادریک ما یوم الدین ثم ما ادریک ما یوم الدین - یوم لا تملک نفس لنفس شیئًا - و الامر یومئذ للہ - [الانفطار (٨٢) : ١٧ - ١٩

[اور (اے مخاطب ٬) تو کیا جانے حساب کا وقت کیا هے؟ پهر ٬ تو کیا جانے حساب کا وقت کیا هے؟ یہ وہ وقت هے جب کوئي متنفس کسي متنفس کے کچھ بهي کام نہ آئے گا - اور اُس دن حکم خدا هي کا هوگا -]

اسی وقت کے بارے میں یہ بھی فرمایا ہے —

و اتقوا یوما لا تجزي نفس عن نفس شيئا و لا يقبل منها شفاعة و لا يؤخذ منها عدل و لا هم ينصرون -

[البقرة (۲) : ۴۸ ؛ پھر دیکھو آیت ۱۲۳]

[اور اُس وقت سے بچو جب کوئی متنفس کسی متنفس کے کچھ بھي کام نہ آئےگا ' اور نہ اس کی طرف سے شفاعت قبول کی جائےگی ' اور نہ اس کي طرف سے کوئی بدلہ ھي لیا جائےگا ' اور نہ ان کو کسی طرح کي مدد ھي دي جائےگی -]

ام اتخذوا من دون الله شفعاء - ا و لو كانوا لا يملكون شيئا و لا يعقلون - قل لله الشفاعة جميعا -

[الزمر (۳۹) : ۴۳ و ۴۴

[کیا یہ لوگ خدا کے سوا کسی اور کو بھي اپنا شافع (شفاعت کرنے والا) بنائے ہوئے ھیں ؟ تو کہ (اے نبي) ' گو وہ کچھ بھي اختیار نہ رکھتے ھوں اور نہ ان کو عقل ھي ھو (تو بھی تم ان کو اپنا شافع مانوگے) ؟ تو کہ دے (اے نبي ') شفاعت تو ساري خدا کے اختیار میں ھے -]

.. .. .. ان ربک هو اعلم بمن ضل عن سبیله و هو اعلم
بمن اهتدی - و لله ما في السموات و ما في
الارض لیجزي الذین اساءوا بما عملوا و یجزي
الذین احسنوا بالحسنی - [النجم (۵۳) : ۳۱

[تیرا پروردگار اچھي طرح جانتا ھے کون اس کي
راہ سے بھٹکا ھوا ھے اور وھي اچھي طرح جانتا ھے
کون ٹھیک راہ پر ھے - اور جو کچھ آسمان اور زمین
میں ھے سب خدا ھي کے اختیار میں ھے تاکہ جو
لوگ برائي کرتے ھیں اُن کو وہ ان کے کئے کے مطابق
سزا دے اور جو لوگ اچھے کام کرتے ھیں اُن کو وہ
اچھے سے اچھا بدلہ دے -]

ام نجعل الذین آمنوا و عملوا الصالحات
کالمفسدین في الارض - ام نجعل المتقین
کالفجار - [ص (۳۸) : ۲۷

[جو لوگ بات مانتے اور ٹھیک کام کرتے ھیں '
کیا ھم ان کو بھي ان لوگوں کي طرح بنا دیں گے
جو دنیا میں فساد کرتے ھیں ؟ کیا ھم متقیوں
کو بھي فاجروں کي طرح بنا دیں گے ؟]

و ذر الذین اتخذوا دینهم لعبا و لهوا و غرتهم

الحیوة الدنیا و اذکر بہ ان تبسل نفس بما
کسبت - لیس لہا من دون اللہ ولي و لا شفیع
و ان تعدل کل عدل لا یؤخذ منہا -

[الانعام (۶) : ۷۰

[اور جن لوگوں نے اپنے دین کو کھیل اور تماشہ
بنا رکھا ھے اور جن کو فوري عیش نے دھوکے میں
ڈال رکھا ھے ، تو اُن کو چھوڑ دے اور ان کو اس سے
نصیحت کر کہ اِنسان اپنے ھي کئے کي وجہ سے
گرفتار ھوتا ھے ، خدا کے سوا اس کا نہ کوئي ولي
ھے اور نہ شفاعت کرنےوالا ، اور اگر وہ پورے سے
پورا بدلہ (کفارہ) بھی دے تو بھي اس سے قبول نہ
کیا جائےگا -]

ایاک [آیتُہٗ]
= حقیقتک تیري حقیقت (زجاج)
نعبد ہم خدمتگذاري کرتے ھیں -

ایاک نعبد ہم سب تیری حقیقت کي خدمتگذاري
کریں ، تیري حقیقت کے لائق ، تیري شان
کے شایاں - وہ خدمت (عبادت) نہیں جس
کو ہم لوگ عبادت سمجھیں ، جس کو دنیا

عبادت کہے ' بلکہ وہ خدمت جس کو تیري حقیقت ' تیري شان ' قبول کرے -

خدا کي خدمت‌گذاري کرنےوالے لوگ کیسے هوتے هیں قرآن میں ان کا ذکر یوں آیا هے —

و عباد الرحمان الذین یمشون علي الارض هونا و اذا خاطبهم الجاهلون قالوا سلاما - و الذین یبیتون لربهم سجداً و قیاماً - و الذین یقولون ربنا اصرف عنا عذاب جهنم - ان عذابها کان غراما - انها ساءت مستقرا و مقاما - و الذین اذا انفقوا لم یسرفوا و لم یقتروا و کان بین ذلک قواما - و الذین لا یدعون مع الله الها آخر و لا یقتلون النفس التي حرم الله الا بالحق و لا یزنون - و من یفعل ذلک یلق اثاما - یضاعف له العذاب یوم القیامة و یخلد فیه مهانا - الا من تاب و آمن و عمل صالحا فاولئک یبدل الله سیاتهم حسنات - و کان الله غفورا رحیما - و من تاب و عمل صالحا فانه یتوب الي الله متابا - و الذین لا یشهدون الزور و اذا مروا باللغو مروا کراما - و الذین اذا ذکروا بآیات ربهم لم یخروا علیها صما و عمیانا - و الذین

يقولون ربنا هب لنا من ازواجنا و ذريٰتنا قرة اعين و اجعلنا للمتقين اماما -

[الفرقان (۲۵) : ۶۳ - ۷۴

[اور خداے رحمان کے خدمتگذار وہ هیں

(۱) جو دنیا میں نرمي سے چلتے' اور جب اُن سے جاهل بات کرتے تو وہ کہتے هیں سلام (یعني ایسوں سے لگتے نہیں' نہ شامل هوتے اور نہ لڑتے هیں)'

(۲) اور جو اپنے پروردگار کي خوشنودي کے لئے اطاعت اور استقلال میں رات بسر کرتے (یعني راتوں کو بھي خدا هي کے لحاظ سے سرکشي اور گناہ سے بچتے)'

(۳) اور جو کہتے هیں اے همارے پروردگار' هم سبھوں سے جہنم کي تکلیف کو دور رکھ' بلاشک اس کي تکلیف چمٹ جانے والي هے - وہ برا ٹھکانا هے اور برا مقام -

(۴) اور جو خرچ کرتے وقت نہ تو فضول خرچي کرتے اور نہ تنگي' بلکہ دونوں کي درمیاني راہ اختیار کرتے هیں'

(٥) اور جو خدائے واحد کے ہوتے ہوئے کسي دوسرے معبود سے دعا نہیں مانگتے '

(٦) اور نہ کسي جاندار کو جس کو خدا نے مقدس قرار دیا ہے قتل کرتے مگر یہ کہ حق بجانب ہو '

(٧) اور نہ زنا کرتے ' کیونکہ جو کوئي ایسا کرے تو وہ خطاکار ہوا - جزا و سزا کے اٹل وقت اس کو دوني سزا ملےگي اور اسي سزا میں وہ ذلیل ہو کر پڑا رہےگا - مگر ہاں ' جس نے اپني روِش بدل دي اور بات مان لي اور ٹھیک کام کرتا رہا ' تو خدا اس کي بري عادتوں کيّ جگہ اچھي عادتیں لائےگا - اور خدا غفور اور رحیم ہے - اور جس کسي نے اپني روش بدل دي اور ٹھیک کام کئے تو وہي حقیقت میں خدا کي طرف رجوع ہوا -

(٨) اور جو جھوٹ میں شامل نہیں ہوتے ' اور جب لغو باتوں پر سے ان کا گذر ہوتا ہے تو وہ شان کے ساتھ گذر جاتے ہیں -

(٩) اور وہ لوگ کہ جب ان کو ان کے پروردگار کے احکام یاد دلائے جاتے ہیں تو اُن پر بہرے اور اندھے کي طرح نہیں گرتے (بلکہ ان کو غور سے سنتے

اور دیکھتے بھالتے ھیں) '

(١٠) اور جو کہتے ھیں اے ھمارے پروردگار '
ھم سبھوں کے لئے ھماري بیویوں اور اولاد کو ھماري
آنکھوں کي تھنڈک کا موجب بنا ' اور ھم لوگوں
کو ھلاکت سے بچنےوالوں کا نمونہ بنا -]

قرآن میں آیا ھے —

انا عرضنا الامانة علي السموات و الارض و الجبال
فابین ان یحملنها و اشفقن منها و حملها
الانسان - انه کان ظلوما جهولا - لیعذب الله
المنافقین و المنافقات و المشرکین و المشرکات
و یتوب الله علی المؤمنین و المؤمنات . . . .
[الاحزاب (٣٣) : ٧٢ و ٧٣

[ھم نے آسمان اور زمین اور پہاڑ سبھوں کے
سامنے (ان کے فرائض) بطور امانت کے پیش کئے '
تو سبھوں نے اس میں خیانت کرنے سے اپنے تئیں
باز رکھا اور اس سے ڈرے ' مگر اِنسان نے اس میں
خیانت کي - واقعي یه بڑا موذي اور جاھل ھے -
اسي لئے خدا منافق مرد اور منافق عورتوں اور
مشرک مرد اور مشرک عورتوں کو سزا دے گا ' اور

مؤمن مرد اور مؤمن عورتوں کي طرف نظر عنايت فرمائےگا . . . .]

پھر فرمايا ھے —

و ما خلقت الجن و الانس الا ليعبدون -
[الذاريات (۵۱) : ۵۶

[اور ميں نے جن اور انس (دنيا کے تمام مخلوقات) کو محض اس لئے پيدا کيا کہ وہ ميرے احکام بجا لائيں -]

اسي کے ساتھ فرمايا ھے —

ما أُريد منهم من رزق و ما أُريد ان يطعمون -
[آيت ۵۷

[اُن سے ميں يہ نہيں چاھتا کہ وہ ميرے لئے سامان بہم پہنچائيں اور نہ ميں چاھتا ھوں کہ وہ مجکو کھانا کھلائيں -]

الم تر ان الله يسبح له من في السموات و الارض و الطير صافات - کل قد علم صلاته و تسبيحه -
[النور (۲۴) : ۴۱

[اے مخاطب ، تونے نہیں دیکھا کہ سیّاروں
میں اور زمین میں جو کوئي ہے ، اور پرند بھي ،
سب جماعت کي جماعت ، اُسی کے کام میں لگے ہیں ؟
ہر ایک اپنے فرائض منصبي اور کام خوب جانتا ہے -]

تسبح له السموات السبع و الارض و من فيهن - و
ان من شيء الا يسبح بحمده و لكن لا تفقهون
تسبيحهم - [بني اسرائيل (۱۷) : ۴۴

[ساتوں سیّارے اور زمین اور جو کوئي اُن میں
ہیں ، سب اسي کے کام میں لگے ہیں - اور کوئی
ایسي چیز نہیں جو اس کے حکم کے مطابق کام میں
نہ لگي ہو ، لیکن تم اُن کا کام نہیں سمجھتے -]

اب ہماري وہ کیا عبادت ہے جو خدا کي حقیقت
کے شایان شان ہے ؟ وہ وہي ہوگي جس کے لئے اس
نے ہم کو پیدا کیا ہے -

قرآن میں ہے —

لا أقسم بهذا البلد و انت حل بهذا البلد و والد و
ما ولد لقد خلقنا الانسان في كبد . . . .
[البلد (۹۰) : ۱ - ۴

اس کے معني بیان کرنے سے پہلے میں آنجناب کي بعثت سے قبل عرب کي حالت بیان کرنا ضروري سمجھتا ھوں، اور وہ مولانا حالي مرحوم سے بڑھ کر درد دل کے ساتھ کون بیان کر سکتا ھے ؟ اسي لئے میں اِنھیں کے الفاظ نقل کرتا ھوں -

عرب جس کا چرچا ھے یہ کچھ وہ کیا تھا
جہاں سے الگ ایک جزیرہ نما تھا
زمانہ سے پیوند جس کا جُدا تھا
نہ کشور ستاں تھا نہ کشور کشا تھا

تمدّن کا اُس پر پڑا تھا نہ سایا
ترقي کا تھا واں قدم تک نہ آیا

نہ آب و ہوا ایسي تھي روح پرور
کہ قابل ھي پیدا ھوں خود جس سے جوھر
نہ کچھ ایسے سامان تھے واں میسّر
کنول جس سے کھل جائیں دل کے سراسر

نہ سبزہ تھا صحرہ میں پیدا نہ پاني
فقط آب باراں پہ تھي زندگاني

زمیں سنگلاخ اور ہوا آتش افشاں
لوؤں کي لپٹ باد صرصر کے طوفاں
پہاڑ اور ٹیلے سراب اور بیاباں
کھجوروں کے جُھنڈ اور خار مغیلاں

نہ کھیتوں میں غلّہ نہ جنگل میں کھیتي
عرب اور کُل کائنات اُس کي یہ تھي

نہ واں مصر کي روشني جلوہگر تھي
نہ یونان کے علم و فن کي خبر تھي
وھي اپني فطرت پہ طبع بشر تھي
خدا کي زمیں بن جُتي سر بسر تھی

پہاڑ اور صحرا میں ڈیرہ تھا سب کا
تلے آسماں کے بسیرا تھا سب کا

کہیں آگ پُجتي تھي واں بے محابا
کہیں تھا کواکب پرستي کا چرچا
بہت سے تھے تثلیث پر دل سے شیدا
بُتوں کا عمل سو بسو جا بجا تھا

کرشموں کا راھب کے تھا صید کوئي
طلسموں میں کاھن کے تھا قید کوئي

وہ دنیا میں گھر سب سے پہلا خدا کا
خلیل ایک معمار تھا جس بنا کا
ازل میں مشیت نے تھا جس کو تاکا
کہ اس گھر سے اُبلے گا چشمہ ھدا کا

وہ تیرتھ تھا اک بت پرستوں کا گویا
جہاں نام حق کا نہ تھا کوئی جویا

قبیلے قبیلے کا بت اک جدا تھا
کسی کا ھُبَل تھا کسی کا صفا تھا
یہ عزّیٰ پہ وہ نائلہ پر فدا تھا
اِسی طرح گھر گھر نیا اِک خدا تھا

نہاں ابر ظلمت میں تھا مہر انور
اندھیرا تھا فاران کی چوٹیوں پر

چلن اُن کے جتنے تھے سب وحشیانہ
ہر ایک لوٹ اور مار میں تھا یگانہ
فسادوں میں کٹتا تھا اُن کا زمانہ
نہ تھا کوئی قانون کا تازیانہ

وہ تھے قتل و غارت میں چالاک ایسے
درندے ہوں جنگل میں بیباک جیسے

نہ ٹلتے تھے ہرگز جو اَڑ بیٹھتے تھے
سلجھتے نہ تھے جب جھگڑ بیٹھتے تھے
جو دو شخص آپس میں لڑ بیٹھتے تھے
تو صدھا قبیلے بگڑ بیٹھتے تھے

بلند ایک ہوتا تھا گر واں شرارا
تو اُس سے بھڑک اُٹھتا تھا ملک سارا

وہ بَکر اور تغلب کي باھم لڑائي
صدي جس میں آدھي اُنھوں نے گنوائي
قبیلوں کي کر دي تھي جس نے صفائي
تھي اِک آگ ھر سو عرب میں لگائي

نہ جھگڑا کوئی ملک و دولت کا تھا وہ
کرشمہ اِک اُن کی جہالت کا تھا وہ

اِسي طرح اِک اور خوں ریز بیدا
عرب میں لقب حرب داحس ھے جس کا
رھا ایک مدت تک آپس میں برپا
بہا خون کا ھر طرف جس میں دریا

سبب اس کا لکھا ھے یہ اصمعي نے
کہ گُھڑ دوڑ میں چیند کي تھي کسي نے

کہیں تھا مویشي چرانے پہ جھگڑا
کہیں پہلے گھوڑا بڑھانے پہ جھگڑا
لب جو کہیں آنے جانے پہ جھگڑا
کہیں پاني پینے پلانے پہ جھگڑا

یوں ھي روز ھوتي تھي تکرار اُن میں
یوں ھي چلتي رھتي تھي تلوار اُن میں

جو ھوتی تھی پیدا کسي گھر میں دختر
تو خوف شماتت سے بے رحم مادر
پھرے دیکھتی جب تھي شوھر کے تیور
کہیں زندہ گاڑ آتي۔تھي اُس کو جاکر

وہ گود ایسي نفرت سے کرتي تھي خالي
جنے سانپ جیسے کوئي جننے والي

جُوا اُن کي دن رات کي دل‌لگي تھی
شراب اُن کي گُھٹّي میں گویا پڑي تھي
تعیش تھا غفلت تھي دیوانگي تھي
غرض ھر طرح اُن کي حالت بُري تھي

بہت اس طرح اُن کو گزري تھیں صدیاں
کہ چھائي ھوئي نیکیوں پر تھیں بدیاں

[میں اس مُلک (عرب) کو شہادت میں پیش
کرتا ہوں ایک اسي کو دیکھو، اور اے نبي، تم تو
اِسي مُلک کا رهنے والا هے اِس مُلک کی حالت
اور ضروریات سے خوب واقف هے، اور ماں باپ اور
بیٹا بیٹي کے تعلقات کو بھی شهادت میں پیش
کرتا ہوں، هم نے اِنسان کو یقیني رنج و محنت
کے لئے پیدا کیا هے -]

الم نجعل له عینین و لساناً و شفتین و هدیناه
النجدین - فلا اقتحم العقبة - و ما ادریک
ما العقبة - فک رقبة او اطعام في یوم ذي
مسغبة یتیما ذا مقربة او مسکینا ذا متربة -
ثم کان من الذین آمنوا و تواصوا بالصبر و تواصوا
بالمرحمة - اولئک اصحاب المیمنة -

[البلد (۹۰) : ۸ - ۱۸

[کیا هم نے اِنسان کو دو آنکھیں نہیں دیں،
اور ایک زبان اور دو هونٹھ، اور اس کو ٹھیک اور
غلط دو بڑے راستے نہیں بتا دیئے؟ مگر وہ اونچی
گھاتي کا قصد هی نہیں کرتا! اور اے مخاطب،
تونے کیا سمجھا وہ اونچي گھاتي کیا هے؟ — وہ یہ هے

(۱) کسي جاندار کی گردن پر سے ظالمانہ دباؤ
کا دور کرنا ، اور

(۲) بھوک کے وقت کھانے کا انتظام کرنا
یتیم کے لئے ، خاص کر جب وہ اپنا
رشتہ دار بھي ہو ، اور
خاک اُفتادہ مسکین کے لئے ، پھر

(۳) مؤمن ہونا ، اور

(۴) ساري عمر استقلال کے ساتھ اپنا فرض ادا
کرنا اور پھر مرتےدم اپني آئندہ نسلوں کے
لئے اِسي نظیر کو ورثہ چھوڑ جانا کہ وہ
بھي اسي پر عمل کریں ، اور

(۵) ساري عمر خلق کے ساتھ اس محبت و
شفقت سے پیش آنا جس طرح ماں اپنے
کوکھ کے جلے بچے سے پیش آتي ہے
(اِسی کو رحمت کہتے ہیں) ، اور پھر
مرتے دم اپني آئندہ نسلوں کے لئے اسي
نظیر کو ورثہ چھوڑ جانا کہ وہ بھي اسي
پر عمل کریں -

— یہي مبارک لوگ ہیں -]۰

چنانچہ یتیموں اور مسکینوں کے بارے میں سخت تاکیدیں آئي ہیں - یہانتک کہ یتیم اور مسکین کي خبر گیری کو دین کا جزو اعظم قرار دیا ھے جس کے بغیر کوئي عبادت بھي مقبول نہیں - چنانچہ فرمایا ھے —

• ا رءیت الذي یکذب بالدین - فذلک الذی یدع الیتیم و لا یحض علي طعام المسکین - فویل للمصلین الذین ھم عن صلاتھم ساھون الذین ھم یراءون و یمنعون الماعون -

[الماعون (١٠٧) : ١ - ٧]

[اے مخاطب ' تونے غور بھي کیا اُس شخص پر جو دین کو جھوٹ سمجھتا ھے ؟ دین کو جھوٹ سمجھنے والا تو وہ ھے

(١) جو یتیم کو دھکے دے کر نکال دے ' اس کے حق کي رعایت نہ کرے '

(٢) اور لوگوں کو مسکین کے کھلانے کي ترغیب نہ دے -

اور واے ھے نمازیوں پر —

(١) جو اپنے فرائض منصبي سے غافل ھیں '

(۲) جو لوگوں کو دکھاتے ھیں '

(۳) اور بیکس کو پناہ دینے میں دریغ کرتے ھیں -]

آنجناب کي ایک حدیث ھے کہ اس سے خدا کي خدمت کے معني صاف ظاھر ھوتے ھیں - وہ حدیث یوں ھے - آپ نے فرمایا ـــ

"قیامت کے روز خدا کہےگا اے بني آدم ' میں بیمار پڑا اور تونے خبر نہ لي - آدمي کہےگا اے میرے پروردگار ' میں کس طرح تیري خبر لیتا ؟ تُو تو خود ھي دنیا جہان کا پروردگار ھے - تب خدا کہےگا کیا تُو نہیں جانتا تھا کہ میرا فلاں بندہ بیمار تھا اور تونے اس کي خبر نہ لي ؟ کیا تُو نہیں جانتا تھا کہ اگر تونے اس کي خبر لي ھوتی تو مجکو اس کے ساتھ پاتا ؟ اسي طرح خدا کہےگا اے بني آدم ' میں نے تجھ سے کھانا مانگا اور تونے مجکو نہیں کھلایا ؟ آدمي کہیگا اے میرے پروردگار ' میں تجکو کس طرح کھلاتا جب توھي تمام دنیا جہان کا پروردگار ھے ؟ تب خدا کہےگا کیا تُو نہیں جانتا تھا کہ میرے فلاں بندے نے تجھ سے کھانا مانگا

اور تونے اس کو کھانا نہ دیا ؟ کیا تُو نہیں جانتا تھا کہ اگر تونے اس کو کھلایا ہوتا تو اس کا اجر تُو مجھ سے پاتا ؟ اسي طرح خدا کہےگا میں نے تجھ سے پاني مانگا اور تونے مجکو پاني نہ دیا ؟ آدمی کہےگا اے میرے پروردگار، میں تجکو کس طرح پاني پلاتا جب تو ھي تمام دنیا جہان کا پروردگار ھے ؟ تب خدا کہےگا، میرے فلاں بندے نے تجھ سے پاني مانگا اور تونے اس کو پاني نہ دیا - یقیني اگر تونے اس کو پاني پلایا ہوتا تو اس کا اجر تُو مجھ سے پاتا - "

چنانچہ آنجناب نے یہ بھی فرمایا ھے —

لا یرحم اللہ من لا یرحم الناس -

[خدا اس پر رحم نہیں کرتا جو لوگوں پر رحم نہیں کرتا -]

الراحمون یرحمهم اللہ - ارحموا من في الارض یرحمکم من فی السماء -

[خدا رحم والوں پر رحم کرتا ھے - دنیا کے لوگوں پر رحم کرو تو آسمان والا بھي تم پر رحم کرے -]

الخلق عیال اللہ فاحب الخلق الي اللہ من احسن الی عیالہ -

[تمام خلق خدا کے بال بچے ھیں - تو خلق میں سے خدا کو وھي سب سے عزیز ھے جو اس کے بال بچوں سے بھلائي کرے -]

نستعین ھم سب توفیق چاھتے ھیں -

ایاک نستعین ھم سب تیری ھي حقیقت سے' تیري ذات کے لائق ' تیري ھي شان کے شایاں ' اعانت کے طالب ھیں - ھم لوگ محض ایک دوسرے پر ظلم کرنے کے خیال سے بھي اور اپنے بیجا فائدے کي غرض سے بھي اکثر دعا کرتے ھیں ' مگر تیری ذات ' تیري حقیقت اس سے ارفع و اعلیٰ ھے کہ تو ھماري ایسي دعائیں سنے - جیسا قرآن میں آیا بھي ھے —

و یدع الانسان بالشر دعاءہ بالخیر - و کان الانسان عجولا - [بني اسرائیل (۱۷) : ۱۱]

[اور آدمي تو برائی کی بھی دعا کرتا ھے جیسے بھلائی کی دعا ' کیونکہ آدمی جلدباز ھے -]

قرآن میں ہے —

اذا سالک عبادي عني فاني قریب - اجیب دعوة الداع
اذا دعان فلیستجیبوا لي و لیؤمنوا بي لعلهم
یرشدون - [البقرة (۲) : ۱۸۶

[جب میرے بندے میرے بارے میں تجھ سے
پوچھیں تو کہ دے کہ میں قریب ھي ھوں - جب
کوئی مجکو پکارتا ہے تو میں اس کي دعا کا جواب
دیتا ھوں - لیکن ان کو چاھئے کہ وہ بھی میري
پکار کا جواب دیں اور میری بات مانیں کہ وہ
سیدھي راہ پر چلنے لگیں -]

ا حسب الناس ان یترکوا ان یقولوا آمنا و هم
لا یفتنون - [العنکبوت (۲۹) : ۲

[کیا لوگ خیال کرتے ھیں کہ اِتنا کہ کر
چھوٹ جائیں گے کہ ھم مانتے ھیں اور ان کي جانچ
نہ ھوگي ؟]

ام حسبتم ان تدخلوا الجنة و لما یاتکم مثل
الذین خلوا من قبلکم - مسّتهم الباساء و الضراء
و زلزلوا حتی یقول الرسول و الذین آمنوا معه

متیٰ نصر اللہ ۔ الا ان نصر اللہ قریب ۔
[البقرۃ (۲) : ۲۱۴

[کیا تم خیال کرتے ہو کہ تم جنت میں جا داخل ہوگے حالانکہ تم سے اگلوں پر جیسی مصیبتیں پڑی تھیں وہ ابھی تم پر نہیں پڑیں ؟ ان پر مصیبتیں اور تکلیفیں پڑیں اور وہ دَہَل گئے یہانتک کہ رسول بھی اور جو لوگ اس کے ساتھ تھے چلاّ اُٹھے کب آئےگی مدد خدا کی جو اب بھی نہ آئی ! — کیا خدا کی مدد قریب نہ تھی ؟]

ان اللہ اشتری من المؤمنین انفسھم و اموالھم
بان لھم الجنۃ ۔ ... [التوبہ (۹) : ۱۱۱

[خدا نے اس آسائش کے بدلے جو ان کو ملےگی، مؤمنوں سے ان کی جانیں اور ان کی دولت خرید لی ھے ۔]

لا یزال عبدی المؤمن یتقرب الی بالنوافل
حتی احبہ فاذا احببتہ کنت سمعہ الذی
یسمع بہ و بصرہ الذی یبصر بہ و یدہ التی
یبطش بھا و لسانہ التی ینطق بھا و رجلہ
التی یمشی بھا ۔ (حدیث قدسی)

[میرا ماننے والا بندہ زیادتی خدمت کے ذریعہ سے مجھ سے تقرب حاصل کرنے میں ترقی ہی کرتا جاتا ہے یہانتک کہ میں اس کو عزیز رکھتا ہوں - اور جب میں نے اس کو عزیز رکھا تو میں اس کے کان بن جاتا ہوں کہ وہ اس سے سنتا ہے، اور اس کی آنکھ بن جاتا ہوں کہ وہ اس سے دیکھتا ہے، اور اس کے ہاتھ بن جاتا ہوں کہ وہ اس سے پکڑتا ہے، اور اس کی زبان بن جاتا ہوں کہ وہ اس سے بولتا ہے، اور اس کے پاؤں بن جاتا ہوں کہ وہ اس سے چلتا ہے -]

اِهدِنا بتا ہم سب کو -

یہاں یہ بھی یاد رکھنا ضرور ہے کہ خدا کس کو ہدایت کرتا ہے -

قرآن میں ہے —

یهدي به الله من اتبع رضوانه [المائدہ (۵) : ۱۶

[خدا اپنے کلام سے اسی کو راہ بتاتا ہے جو اُس کی خوشی کی پیروی کرے -]

و یهدي الیه من ینیب -

[الشوریٰ (۴۲) : ۱۳ ؛ پھر دیکھو الرعد (۱۳) : ۲۷

[اور خدا اپنی طرف اس شخص کو راہ بتاتا
ہے جو اس کي طرف رجوع کرے -]

اور وہ کس کو ہدایت نہیں کرتا ؟

و اللہ لا یہدي القوم الکافرین - [البقرۃ (۲) : ۲۶۴

[خدا کفر کرنے والے لوگوں کو ہدایت نہیں کرتا -]

و اللہ لا یہدي القوم الفاسقین -
[المائدۃ (۵) : ۱۰۸

[خدا فسق کرنے والے لوگوں کو ہدایت نہیں
کرتا -]

ان اللہ لا یہدي من ہو کاذب کفار -
[الشوریٰ (۴۲) : ۳

[خدا جھوٹے اور کفر کرنے والوں کو ہدایت نہیں
کرتا -]

ان اللہ لا یہدي من ہو مسرف کذاب -
[المؤمن (۴۰) : ۲۸

[خدا زیادتي کرنے والوں اور جھوٹوں کو ہدایت
نہیں کرتا -]

و اللہ لا یھدی القوم الظالمین -

[البقرة (۲) : ۲۵۸

[خدا بیجا کرنے والوں کو هدایت نہیں کرتا -]

فان اللہ لا یھدي من یضل [النحل (۱۶) : ۳۷
[جو لوگوں کو گمراہ کرتے ھیں ان کو خدا
هدایت نہیں کرتا -]

اسي کو دوسري طرح پر یوں بیان کیا ھے —

فریقا ھدیٰ و فریقا حق علیھم الضلالة - انھم
اتخذوا الشیاطین اولیاء من دون اللہ و
یحسبون انھم مھتدون -
[الاعراف (۷) : ۳۰ ؛ پھر دیکھو النحل
(۱۶) : ۳۶

[کچھ لوگوں کو تو خدا نے راہ بتائي ' اور
کچھ لوگوں پر گمراھي واجب ھوئی اس لئے کہ
انھوں نے خدا کو چھوڑ کر شیطان لوگوں کو اپنا
دوست بنایا ' اور خیال کرتے ھیں کہ وہ ٹھیک راہ
پر ھیں -]

و ما کان اللہ لیضل قوما بعد اذ ھدیھم حتي

يبين لهم ما يتقون - [التوبة (٩) : ١١٥]

[اور خدا کا یہ کام نہیں کہ وہ کسی قوم کو
راہ بتانے کے بعد گمراہ کرے جب تک کہ وہ ان کو
صاف صاف نہ بتا دے کہ کن کن باتوں سے اُن کو
بچنا چاهئے -]

صراط راستہ ' جس پر چل کر هم منزل مقصود
پر پہنچیں -

الصراط المستقيم سیدهي راہ -

الصراط المستقيم

سیدهي راہ کیا هے ؟ قرآن میں هے —

ان اللہ هو ربی و ربکم فاعبدوہ - هذا صراط
مستقيم [الزخرف (٤٣) : ٦٤ ؛ پھر دیکھو
مریم (١٩) : ٣٦ و آل عمران (٣) : ٥١]

[یعني خدا هي میرا پالنے والا اور تمہارا پالنے
والا هے ' بس اسی کي خدمت گذاري کرو - یہي
سیدهي راہ هے -]

اس کو زیادہ تفصیل سے یوں بتایا ہے —

قل تعالوا اتل ما حرم ربکم علیکم الا تشرکوا بہ
شیئا و بالوالدین احسانا ۔ و لا تقتلوا اولادکم من
املاق ۔ نحن نرزقکم و ایاھم ۔ ولا تقربوا الفواحش
ما ظہر منها وما بطن ۔ و لا تقتلوا النفس التي
حرم اللہ الا بالحق ۔ ذلکم وصیکم بہ لعلکم
تعقلون ۔ و لا تقربوا مال الیتیم الا بالتي هي
احسن حتی یبلغ اشدہ ۔ و اوفوا الکیل و المیزان
بالقسط ۔ لا نکلف نفسا الا وسعها ۔ و اذا قلتم
فاعدلوا و لو کان ذا قربی ۔ و بعهد اللہ اوفوا ۔
ذلکم وصیکم بہ لعلکم تذکرون و ان هذا صراطی
مستقیما فاتبعوہ ۔ و لا تتبعوا السبل فتفرق
بکم عن سبیلہ ۔ ذلکم وصیکم بہ لعلکم
تتقون ۔ [الانعام (۶) : ۱۵۱ — ۱۵۳

[اے نبی ، تو کہہ ، آؤ میں پڑھ کر سناؤں
جو تمہارے پروردگار نے تم پر واجب کیا ہے ۔
(وہ یہ ہے) کہ

(۱) اُس کے ساتھ کسي چیز کو شریک نہ کرو ، اور

(۲) ماں باپ سے حسن سلوک کرو ، اور

(۳) افلاس کي وجه سے اپني اولاد کو نه مار ڈالو، تمهارا اور ان کا هم سامان کردیں گے، اور

(۴) فحش کاموں کے پاس نه جاؤ جو ظاهر هوں یا باطن، اور

(۵) نه مارو اُس جان کو جس کو خدا نے مقدس قرار دیا هے سوا اِس کے کہ حق بجانب هو - یه باتیں هیں جن کا وہ تمهیں حکم دیتا هے تاکہ تم سمجھو - اور

(۶) یتیم کے مال کے پاس نه جانا سوا اِس کے کہ اچھي نیت سے هو یہاں تک کہ وہ سِن تمیز کو پہنچے، اور

(۷) انصاف کے ساتھ ماپ اور تول پوري پوري کرو - هم کسي متنفس کو اس کي بساط سے زیادہ مکلف نہیں قرار دیتے - اور

(۸) جب بولو تو انصاف کي بات بولو گو قرابت دار هي هو، اور

(۹) تمهارے اور خدا کے درمیان جو (قدرتي) عهد و پیمان هے اس کو پورا کرو - یه باتیں هیں جن کا وہ تمهیں حکم دیتا هے تاکہ تم یاد رکھو - اور یه هے میري سیدھي راہ - (۱۰) بس اسی

کی پیروی کرو، اور دوسري راهوں کي پیروی نہ کرو کہ وہ تم کو خدا کي راہ سے الگ کر دیں گی - یہ باتیں هیں جن کا خدا تم کو حکم دیتا ہے تاکہ تم هلاکت سے بچو -]

ایک اور آیت میں بتایا ہے ---

و من یعتصم باللہ فقد هدی الی صراط مستقیم
[آل عمران (۳) : ۱۰۱

[یعني اور جس کسي نے خدا کو مضبوط پکڑا تو وہ سیدھي راہ کي طرف چلا -]

لفظ نعمت

قرآن میں لفظ نعمت (انعام و اکرام) کا اطلاق منجملہ اور معنوں کے حسب ذیل معنوں میں ہوا ہے -

(ا) دماغي کمزوریوں سے بریت -

. . . فما انت بنعمت ربک بکاهن و لا مجنون
[الطور (۵۲) : ۲۹ ؛ پھر دیکھو القلم (۶۸) : ۲

[(اے نبي ') تیرے پروردگار کي نعمت کي وجہ سے نہ تو کاھن ھے اور نہ دیوانہ -]

چنانچہ حضرت ابراھیم کي دعا یہ تھي —

رب ھب لي من الصالحین - [الصافات (۳۷) : ۹۹

[اے میرے پروردگار ' مجکو ایک جیتا جاگتا بھلاچنگا (صحیح جسم و دماغ) بچہ دے -]

قرآن میں گمراھي کا ایک لازمی نتیجہ یہ بھی بتایا ھے کہ دل و دماغ ' کان و آنکھ کام نہ کریں -

افرئیت من اتخذ الٰھہ ھویہ و اضلہ اللہ علی علم و ختم علی سمعہ و قلبہ و جعل علی بصرہ غشاوۃ - [الجاثیۃ (۴۵) : ۲۳

[(اے مخاطب ') تونے اس کو دیکھا بھي جس نے اپني ھوا و ھوس کو اپنا معبود بنایا اور جس کو خدا نے جانتا بوجھتا بھٹکنے دیا اور جس کے کانوں پر اور جس کے قلب پر اس نے مہر کر دي اور جس کي آنکھوں پر پردہ ڈال دیا ؟ . . .]

اس کے معني دوسري آیت میں یوں فرمائے ھیں -

لهم قلوب لا يفقهون بها و لهم اعين لا يبصرون
بها و لهم آذان لا يسمعون بها -
[الاعراف (۷) : ۱۷۹]

[ان کے دل و دماغ هيں مگر يه ان سے سمجھتے نہيں' ان کي آنکھيں بھي هيں مگر يه ان سے ديکھتے نہيں' اور ان کے کان بھی هيں مگر يه اُن سے سنتے نہيں -]

(۲) صفائي و تندرستي کے سامان کا حاصل هونا -

يا ايها الذين آمنوا اذ قمتم الى الصلوة فاغسلوا
وجوهکم و ايديکم الى المرافق . . . ما يريد الله
ليجعل عليکم من حرج و لکن يريد ليطهرکم
و ليتم نعمته عليکم لعلکم تشکرون -
[المائدہ (۵ : ۶]

[مؤمنو' جب تم نماز کے لئے اُٹھو تو اپنے مُنھ دھو ڈالو اور هاتھوں کو بھي کھنيوں تک . . . خدا نہيں چاهتا کہ اس سے تم پر کسي طرح کي تکليف ڈالے بلکہ وہ چاهتا هے کہ تم کو صاف ستھرا رکھے اور اس طرح تم پر اپنے انعام و اکرام پورے کرے تاکہ تم اس کي قدر جانو -]

اسي سے کہا ھے —

... ان الله يحب التوابين و يحب المتطهرين -
[البقرة (۲) : ۲۲۲

[بُري رَوِشوں سے تائب ھونے والوں کو اور صاف ستھرے رھنے والوں کو خدا بہت پیار کرتا ھے -]

(۳) آپس کي دشمني کا دور ھونا اور آپس میں محبت کا قائم ھونا -

... و اذکروا نعمت الله عليکم اذ کنتم اعداء فالف بين قلوبکم فاصبحتم بنعمته اخوانا - و کنتم علی شفا حفرة من النار فانقذکم منها - ...
[آل عمران (۳) : ۱۰۳

[(مؤمنو ') اور اپنے اوپر خدا کي نعمت یاد کرو کہ جب تم آپس میں دشمن تھے تو اُس نے تمہارے دلوں میں اُلفت ڈالي اور تم اُس کے انعام کي وجہ سے آپس میں بھائي بھائي ھوگئے ' اور تم ایک آگ کے گڈھے کے کنارے پر تھے اور اُس نے تم کو اس سے بچایا -]

اسی لئے کہا ہے —

انما المؤمنون اخوۃ . . . [الحجرات (۴۹) : ۹]

[مؤمنین تو آپس میں بھائی ہیں -]

اور یہ بھی کہا ہے —

اطیعوا اللہ و رسولہ و لا تنازعوا فتفشلوا و تذھب ریحکم . . . [الانفال (۸) : ۴۶]

[اور خدا اور اس کے رسول کی بات مانو ، اور آپس میں نہ جھگڑو ، نہیں تو تمہاری ہمت جاتی رہےگی اور تمہاری ہوا اُکھڑ جائےگی . . .]

اور اسی لئے مذہبی تفرقے کی بھی ممانعت کی ہے -

ان الذین فرقوا دینھم و کانوا شیعاً لست منھم فی شیء . . . [الانعام (۶) : ۱۵۹]

[جو لوگ اپنے دین میں تفرقہ ڈالیں اور فرقہ فرقہ بن جائیں ، تو اُن سے کسی طرح کا سروکار نہ رکھ . . .]

برعکس اس کے گمراہوں کے بارے میں ہے —

باسهم بينهم شديد - تحسبهم جميعا و قلوبهم شتى - ذلک بانهم قوم لا يعقلون -

[الحشر (۵۹) : ۱۴]

[اُن کي سختي آپس هي ميں سخت هے - (اے مخاطب ') تو ان کو اکٹھا سمجھتا هے حالانکہ اُن کے دل سب مختلف هيں - يہ اس لئے هے کہ وہ لوگ عقل نہيں رکھتے -]

اور اسي لئے مسلمانوں سے يوں خطاب کيا گيا هے -

ان يكن منكم عشرون صابرون يغلبوا مائتين - و ان يكن منكم مائة يغلبوا الفا من الذين كفروا بانهم قوم لا يفقهون - الئن خفف الله عنكم و علم ان فيكم ضعفا - فان يكن منكم مائة صابرة يغلبوا مائتين - و ان يكن منكم الف يغلبوا الفين باذن الله - و الله مع الصابرين -

[الانفال (۸) : ۶۵ و ۶۶]

[اگر تمہارے بيس مستقل مزاج شخص هوں تو غالب آئيں گے دو سو پر - اور اگر تمہارے ايک سو شخص هوں غالب آئيں گے کفر کرنے والوں ميں سے ايک هزار

پر، اس لئے کہ یہ لوگ سمجھ نہیں رکھتے - ھاں،
ابھي کے لئے خدا نے تمھارے ذمہ کو ھلکا کر دیا ھے
کیونکہ اس کو معلوم ھے کہ تم میں کچھ کمزوریاں
باقي ھیں - تو اگر تمھارے سو شخص مستقل مزاج
ھوں تو دو سو پر غالب آئیں گے اور اگر تمھارے ایک
ھزار شخص ھوں تو خدا کے حکم سے دو ھزار پر غالب
آئیں گے - اور خدا مستقل مزاجوں کے ساتھ ھے -]

(۴) لوگوں کي دشمني سے بچنا -

یا ایها الذین آمنوا اذکروا نعمت الله علیکم اذ هم
قوم ان یبسطوا الیکم ایدیهم فکف ایدیهم
عنکم - [المائدہ (۵) : ۱۱ ؛ پھر دیکھو
القمر (۵۴) : ۴۴ و ۴۵

[مؤمنو، تم پر خدا کي نعمت یاد کرو جب
لوگوں نے قصد کیا کہ تم پر دست درازي کریں اور
اس نے تم سے ان کے ھاتھ روک دئے -]

(۵) دشمنوں کي اذیت سے بچنا -

و اذ قال موسیٰ لقومه اذکروا نعمة الله علیکم اذ
انجیکم من آل فرعون یسومونکم سوء العذاب

و يذبحون ابناءكم و يستحيون نساءكم . . .
[ابراهيم (۱۴): ۶

[اور جب موسیٰ نے اپنے لوگوں سے کہا کہ اپنے اوپر خدا کي نعمت ياد کرو جب اس نے تم لوگوں کو فرعون کي قوم سے چھڑایا کہ وہ تم کو بڑي تکليف دے رھے تھے اور تمھارے لڑکوں کو ذبح کر ڈالتے تھے اور صرف عورتوں کو زندہ رھنے دیتے تھے . . .]

(۶) مصيبت سے نجات، مذمت سے بريت -

لولا ان تدارکه نعمة من ربه لنبذ بالعراء وهو مذموم
[القلم (۶۸) : ۴۹

[اور اگر اس کے پروردگار کي نعمت یونس کے شامل حال نہ هوتي تو وہ یقیني ساحل پر اس حالت میں پڑا هوتا کہ وہ ذليل بھي هوتا -]

چنانچہ فرمایا هے —

و لو ان اهل الکتاب آمنوا و اتقوا لكفرنا عنهم سيأتهم . . .
[المائدة (۵) : ۶۵

[اور اگر اهل کتاب بات مانتے اور برائي سے بچتے تو هم ضرور ان کي مصيبتیں دور کر دیتے . . .]

(۷) علم کا حاصل ہونا -

و کذلک یجتبیک ربک و یعلمک من تاویل
الاحادیث و یتم نعمتہ علیک . . . ا

[حضرت یعقوب نے کہا اے بیٹے ، اسي طرح تیرا
پروردگار تجکو برگزیدہ کرے گا اور تجکو باتوں کے
سمجھنے کا علم دے گا اور تجھ پر اپني نعمتیں پوري
کرے گا . . .]

چنانچہ فرمایا ھے —

انما یخشي اللہ من عبادہ العلمؤا .

[فاطر (۳۵) : ۲۸

[خدا کے بندوں میں سے تو علم والے ھی اس
کو جانتے ھیں -]

اسي لئے آپ نے فرمایا تھا —

اطلبوا العلم و لو کان بالصین

[علم طلب کرو گو چین میں ھي ھو -]

ھمارے نبي صلعم کي بھي دعا یھي تھي کہ

رب زدني علما [طہ (۲۰) : ۱۱۴

[اے میرے پروردگار مجھکو اور علم دے -]

(۸) دوسری قوموں پر روحانی و مادی فضیلت -

و اذ قال موسیٰ لقومہ یا قوم اذکروا نعمۃ اللہ
علیکم اذ جعل فیکم انبیاء و جعلکم ملوکا و
آتیکم ما لم یؤت احدا من العالمین

[المائدہ (۵) : ۲۰ ؛ پھر دیکھو النمل
(۲۷) : ۱۹ ؛ ابراھیم (۱۴) : ۶ ؛ البقرۃ
(۲) : ۴۰ ، ۴۷ ، ۱۲۲ ، ۱۵۰ و ۱۵۱ -

[اور جب موسیٰ نے اپنی قوم سے کہا اے میری
قوم ، اپنے اوپر خدا کی نعمت یاد کرو جب اس
نے تم ھی لوگوں میں سے انبیا مقرر کئے اور تم
لوگوں کو بادشاہ بنایا اور تم کو وہ سامان دیئے جو
اس نے تمام قوموں میں سے اور کسی کو نہیں
دیا -]

چنانچہ خدا کے بندوں کی دعا یہ ھوتی ھے ——

و اجعلنا للمتقین اماماً [الفرقان (۲۵) : ۷۴

[اور ھم سبھوں کو متقیوں کا نمونہ بنا -]

قال رب اغفر لی و هب لی ملکا لا ینبغی لاحد
من بعدي - انک انت الوهاب [ص (۳۸): ۳۵

[حضرت سلیمان نے دعا مانگي اے میرے پروردگار'
مجکو اپني پناہ میں رکھ، اور مجکو ایسي سلطنت
دے کہ میرے بعد پھر یہ کسي کے شایان شان نہ
ھو - یقیني تو ھي سب کچھ دینے والا ھے -]

فقد آتینا آل ابراھیم الکتاب و الحکمة و آتیناھم
ملکا عظیما [النساء (۴) : ۵۴

[اور ھم نے ابراھیم کي اُمت کو کتاب دي 'اور
حکمت ' اور ان کو ایک بڑي سلطنت دي -]

کداب آل فرعون و الذین من قبلھم - کفروا بایات
اللہ فاخذ ھم اللہ بذنوبھم - ان اللہ قوي شدید
العقاب - ذلک بان اللہ لم یک مغیرا نعمة
انعمھا علیٰ قوم حتیٰ یغیروا ما بانفسھم و ان
اللہ سمیع علیم - [الانفال (۸) : ۵۲

[جیساکہ فرعون والوں اور ان سے اگلوں کا حال
ھوا ' یہ لوگ خدا کے احکام کو نہ مانے اس لئے
خدا نے ان کو ان کے گناھوں کے سبب عذاب میں

گرفتار کیا - یقیني خدا سخت سزا دینے والا ھے -
یہ اس لئے کہ خدا کسي قوم کو اپني نعمتوں سے
فیضیاب کرنے کے بعد اپنی نعمتوں کو نہیں بدلتا جب
تک وہ لوگ خود اس مادے کو نہ بدلیں جو ان
کے اندر ھے - اور خدا خوب سنتا اور جانتا ھے -]

(۹) بیّن فضیلتیں -

سل بني اسرائیل کم آتیناهم من آیة بینة و من
یبدل من نعمة الله من بعد ما جائته فان الله
شدید العقاب [البقرة (۲) : ۲۱۱

[بني اسرائیل سے پوچھو هم نے اُن کو کتني
هی بین فضیلتیں دیں - مگر جو کوئي اِن کے حاصل
کرنے کے بعد بھي خدا کي اس نعمت کا اُلٹا مصرف
لے تو خدا اس کو ضرور سخت سزا دے گا -]

(۱۰) سامان و ضروریات زندگي کا حاصل هونا -

فکلوا مما رزقکم الله حلالا طیبا و اشکروا نعمت
الله ان کنتم ایاہ تعبدون
[النحل (۱۶) : ۱۱۴

[تو جو سامان خدا نے تم لوگوں کو دیا ھے اس

کو حلال اور مزیدار بنا کر کام میں لاؤ' اور خدا کی اس نعمت کی قدر کرو کیونکہ تم اسی کی حقیقت کی خدمت گذاری کرتے ہو -]

(۱۱) آسمان و زمین کے رزق سے فیضیاب ہونا -

یا ایها الناس اذکروا نعمت الله علیکم - هل من خالق غیر الله یرزقکم من السماء و الارض . . .
[الفاطر (۳۵) : ۳

[لوگو' اپنے اوپر خدا کی نعمت یاد کرو - کیا خدا کے سوا بھی کوئی خالق ہے جو تم کو آسمان اور زمین سے سامان بہم پہنچائے ؟ . . .]

چنانچہ فرمایا ہے —

و لو انهم اقاموا التورته و الانجیل و ما انزل الیهم من ربهم لاکلوا من فوقهم و من تحت ارجلهم -
[المائدة (۵) : ٦٦

[اور اگر یہ اہل کتاب تورات اور انجیل اور جو کچھ اُن پر ان کے پروردگار کی طرف سے اُترا ہے ان سب پر قائم رہیں تو وہ یقیناً اپنے اوپر آسمان سے اور اپنے پاؤں کے نیچے کی زمین کے رزق سے فیضیاب ہوں گے -]

(۱۲) قدرتي اشیاء سے استفادہ -

اللہ الذي خلق السموات و الارض و انزل من السماء ماء فاخرج بہ من الثمرات رزقا لکم و سخر لکم الفلک لتجری فی البحر بامرہ - و سخر لکم الانہار - و سخر لکم الشمس و القمر دائبین - و سخر لکم اللیل و النہار - و آتیکم من کل ما سالتموہ - و ان تعدوا نعمت اللہ لا تحصوھا . . .

[ابراھیم (۱۴) : ۳۲ - ۳۴؛ پھر دیکھو ~~الزخرف (۴۳)~~ : ۱۲ و ۱۴ ؛ لقمان (۳۱) : ۳۱ ؛ الاحقاف (۴۶) : ۱۵ -

[خدا وہ ذات ھے کہ اس نے آسمان اور زمین بنائي اور اوپر سے پاني برسایا اور پھر اس سے پھل اُگائے کہ تمہارے لئے سامان غذا ھے - اور کشتی کو تمہارے کام میں دیا کہ وہ اسي کے حکم سے سمندر میں چلتی ھے - اور اس نے دریاؤں کو بھي تمہارے کام میں دیا - اور اس نے سورج اور چاند کو بھی تمہارے کام میں دیا کہ یہ دونوں اپني اپني گردش میں لگے ھیں - اور اس نے رات اور دن کو بھي تمہارے کام میں دیا - اور جو چیزیں تم چاھتے ھو وہ سب

تم کو دیتا ھے - اور اگر تم خدا کي اِن نعمتوں کو گننا چاھو تو ھرگز نہ گن سکوگے . . . .]

الذي جعل لکم الارض مهدا و جعل لکم فیها سبلا لعلکم تهتدون - و الذي نزل من السماء ماء بقدر - فانشرنا به بلدة میتا . . . و الذي خلق الازواج کلها و جعل لکم من الفلک و الانعام ما ترکبون لتستوا علی ظهوره ثم تذکروا نعمة ربکم اذا استویتم علیه و تقولوا سبحان الذي سخر لنا هذا و ما کنا له مقرنین . . .

[الزخرف (۴۳) : ۱۰ - ۱۳

[وھي ھے جس نے تمہارے لئے زمین کو پھیلا دیا اور اس میں تمہارے آنے جانے کے لئے سڑکیں بھی رکھیں تاکہ تم ان پر چلو - اور وھي ھے جس نے اپني حکمت سے اوپر سے پاني برسایا - پھر اسي سے ھم نے ایک مُردہ زمین کو اُبھارا . . . اور وھي ھے جس نے ھر چیز کے جوڑے بنائے اور تمہارے لئے کشتي اور مویشیوں کا سامان کیا جن پر سوار ھوتے ھو، تاکہ تم ان کي پیٹھ پر آرام سے بیٹھو اور اپنے پروردگار کي نعمت کو یاد کرو جب اس پر

اچھي طرح بیٹھ لو اور کہو سبحان الله که اُسي
نے ان سب کو همارے بس میں کر دیا ورنه هم تو
اس قابل نه تھے کہ ان کا مقابله کرتے ! . . .]

و الانعام خلقها لكم فيها دفء و منافع و منها
تاكلون - و لكم فيها جمال حين تريحون و حين
تسرحون - و تحمل اثقالكم الى بلد لم تكونوا
بالغيه الا بشق الانفس . . . و الخيل و البغال
و الحمير لتركبوها و زينة - و يخلق ما لا
تعلمون - . . . هو الذي انزل من السماء ماء لكم
منه شراب و منه شجر فيه تسيمون - ينبت
لكم به الزرع و الزيتون و النخيل و الاعناب و من
كل الثمرات - ان في ذلک لاية لقوم يتفكرون -
و سخر لكم الليل و النهار و الشمس و القمر -
و النجوم مسخرات بامره - ان في ذلک لايات
لقوم يعقلون - و ما ذرا لكم في الارض مختلفا
الوانه - ان في ذلک لاية لقوم يذكرون - و هو
الذي سخر البحر لتاكلوا منه لحما طريا و
تستخرجوا منه حلية تلبسونها - و تري الفلک
مواخر فيه و لتبتغوا من فضله و لعلكم تشكرون -
و القى في الارض رواسي ان تميد بكم و انهارا

و سبلا لعلکم تهتدون و علامات - و بالنجم
هم یهتدون - . . . و ان تعدوا نعمت الله
لا تحصوها - [النحل (١٦) : ٥ - ٩

[اور خدا نے تمهارے لئے مویشیاں پیدا کیں -
اُن سے جڑاول اور کتنے فائدے هیں، اور تم ان کو
کهاتے بهي هو - اور ان سے تمهارے لئے رونق بهي هے
جب شام کو اِن کو پهیر لاتے هو اور جب ان کو چراتے
هو - اور یه تمهارے بوجهه اُتهاکر ان شهرون کو لے
جاتے هیں جهاں تم اور کسي طرح نهیں پهنچ سکتے
سوا اس کے که اپني جانوں کو ضیق میں ڈالے . . .
وهي هے جس نے اوپر سے پاني برسایا - تم اس سے
پیتے هو اور اسي سے درخت پیدا هوتے هیں که تم
اپني مویشیاں چراتے هو - اس سے وه تمهارے لئے
کهیتي اُگاتا هے اور زیتون اور کهجور اور انگور اور
هر قسم کے میوے - اس میں اُن لوگوں کے لئے جو
غور کرتے هیں قدرت کي دلیل هے - اور اس نے
رات اور دن کو تمهارے کام میں لگا دیا اور سورج
اور چاند کو - اور تارے بهي اسي کے حکم سے کام
میں لگے هیں - اس میں اُن لوگوں کے لئے جو
عقل رکهتے هیں قدرت کي دلیلیں هیں - اور جو

کچھ اس نے تمہارے لئے زمین پر مختلف رنگوں کے بکھیر رکھے ھیں - اس میں بھي ان لوگوں کے لئے جو غور کریں قدرت کي دلیل ھے - اور وھي ھے جس نے دریا کو کام میں لگایا کہ تم اس میں سے تازہ گوشت کھاتے اور اس میں سے زیورات نکالتے ھو جو تم پہنتے ھو - اور اس میں تم کشتیاں دیکھتے ھو کہ موجوں میں پھاڑتي چلي جاتي ھیں، اور یہ اس لئے کہ تم اس کي دي ھوئي کثرت و فراواني کي جستجو کرو، اور یہ اس لئے کہ تم اُن کي قدر کرو - اور اس نے زمین پر بوجھل پہاڑ ڈال دیئے کہ اس سے تم کو غذا بہم پہنچے اور دریا اور راستے نکلیں کہ تم دنیا میں چلو پھرو - اور کتنے علامات، اور تارے سے بھي لوگ راہ چلتے ھیں . . . . اور اگر تم خدا کي نعمتوں کو گننا چاھو تو ھرگز ان کو نہیں گن سکتے -]

چنانچہ الوالالباب (دل رکھنے والوں) کی ایک تعریف یہ بھي فرمائي ھے —

الذین یذکرون اللہ قیاما و قعودا و علی جنوبھم و یتفکرون فی خلق السموات و الارض -

ربنا ما خلقت هذا باطلا . . .
[آل عمران (٣) : ١٩١]

[جو لوگ کھڑے اور بیٹھے اور کروٹوں پر لیٹے خدا کا دھیان کرتے اور آسمان اور زمین کی بناوٹ پر غور کرتے اور کہتے ھیں اے ھمارے پروردگار، تونے یہ سب ھرگز فضول نہیں بنائے -]

(١٣) خدا کے سوا کسی کا خوف باقي نہ رھنا -

فلا تخشوهم و اخشوني و لاتم نعمتي عليكم و لعلكم تهتدون
[البقرة (٢) . ١٥٠]

[اس لئے تم لوگوں سے نہ ڈرو بلکہ مجھ سے ڈرو کہ میں تم لوگوں پر اپني نعمتیں پوري پوري اُتاروں اور اس طرح تم کو فلاح کي راہ بھي معلوم ھو جاے -]

(١٤) اھل و عیال مع سامان آسائش صحیح و سالم پیدائش و ترقي سفر و حضر میں رھائش کے سامان موسمي پوشش -

و الله جعل لكم من انفسكم ازواجا و جعل لكم من ازواجكم بنين و حفدة و رزقكم من

الطيبات - ا فبالباطل يؤمنون و بنعمت الله
هم يكفرون . . .

والله اخرجكم من بطون امهاتكم لا تعلمون شيئًا
و جعل لكم السمع و الابصار و الافئدة لعلكم
تشكرون . . . ان فى ذلك لايات لقوم يؤمنون -
الله جعل لكم من بيوتكم سكنا و جعل لكم
من جلود الانعام بيوتا تستخفونها يوم ظعنكم و
يوم اقامتكم و من اصوافها و اوبارها و اشعارها
اثاثا و متاعا الى حين - والله جعل لكم مما
خلق ظلالا و جعل لكم من الجبال اكنانا و
جعل لكم سرابيل تقيكم الحر و سرابيل تقيكم
باسكم - كذلك يتم نعمته عليكم لعلكم
تسلمون - [النحل (١٦) : ٧٢ و ٧٧ - ٨١

[اور خدا نے تمھاري هي جنس سے تمھارے لئے
جوڑے بنائے ' اور تمھارے جوڑوں میں سے بیٹے اور
پوتے دیئے ' اور تم کو کتنی هی عمدہ چیزیں بھی بهم
پهنچائیں - تو کیا تم لغویت کو مانتے اور خدا کي
اِن نعمتوں سے انکار کرتے هو ؟ . . .

[اور خدا نے تم کو تمھاري ماؤں کے پیٹوں سے

پیدا کیا اس حالت میں کہ تم کچھ بھی نہ جانتے تھے ' اور تمہارے لئے کان اور آنکھ اور دل بنائے تاکہ تم ان کی قدر کرو . . . . اور خدا نے تمہارے رہنے کے لئے گھر دیئے' اور تمہارے لئے مویشیوں کی کھالوں کے ڈیرے دیئے جو تم کو تمہارے سفر کے زمانہ میں اور ڈیرا ڈالنے میں ھلکے ھوتے ھیں - اور ان کے اُون اور پشمینہ اور بال سے کتنے ساز و سامان ایک مدت کے لئے ھوتے ھیں - اور خدا نے تمہارے لئے ھر چیز کو جو اس نے بنائی ھے سایہ دیا اور تمہارے لئے پہاڑی قلعوں کو چھپنے کی جگہیں بنائیں اور تمہارے لئے گرمی سے بچنے کے کُرتے اور لڑائی سے بچنے کے کُرتے بہم پہنچائے - اس طرح خدا تم پر اپنی نعمتیں پوری کرتا ھے تاکہ تم بات مانو -]

(۱۵) راحت و آسائش -

و لئن اذقناہ نعماء بعد ضراء مسته . . .

[ھود (۱۱) : ۱۰؛ پھر دیکھو الانفال (۸) : ۵۳؛ الزمر (۳۹) : ۸ و ۴۹؛ الدخان (۴۴) : ۲۵ - ۲۷؛ المزمل (۷۳) : ۱۱]

[اور اگر ھم انسان کو تکلیف کے بعد جو اس کو

پهنچی هو آسائش کا مزہ چکھائیں . . . .]

(۱۶) سزا کا مستوجب نہ ہونا -

و لولا نعمۃ ربی لکنت من المحضرین
[الصافات (۳۷) : ۵۷

[اگر میرے پروردگار کی نعمت میرے شامل حال نہ ہوتی تو میں یقینی سزا کا مستوجب ہوتا -]

(۱۷) آزادي کا حاصل ہونا -

و تلک نعمۃ تمنها علی ان عبدت بنی اسرائیل
[الشعراء (۲۶) : ۲۲

[موسیٰ نے کہا اے فرعون ' اور تو جس نعمت کا مجھ پر احسان جتاتا ہے وہ یہ ہے کہ تونے میري قوم (بني اسرائیل) کو غلام بنا ڈالا ہے - یعنی یہ تو نعمت نہ ہوئی -]

قرآن میں آیا ہے —

ان الذین توفیهم الملائکۃ ظالمی انفسهم قالوا فیم کنتم - قالوا کنا مستضعفین فی الارض - قالوا الم تکن ارض اللہ واسعۃ فتهاجروا فیها - فاولئک

ماویهم جهنم و ساءت مصیرا الا المستضعفین
من الرجال و النساء و الولدان لا یستطیعون
حیلة و لا یهتدون سبیلا -

[النساء (۴) : ۹۷ و ۹۸

[جن لوگوں کو موت کے فرشتے وفات دیتے هیں
اس حالت میں کہ وہ اپنے هي اوپر ظلم کر رهے
هیں ' وہ کہتے هیں تم کس حالت میں تھے ؟ تو
یہ کہتے هیں هم اس ملک میں محکوم تھے - تو
وہ کہتے هیں کیا خدا کی زمین اتنی کشادہ نہ
تھی کہ تم وهاں هجرت کر جاتے ؟ تو ان کا ٹھکانہ
جہنم هے ' اور یہ رهنے کي بري جگہ هے - مگر وہ
محکوم مرد ' عورت اور بچے جو سامان کی استطاعت
نہیں رکھتے اور جن کو راہ نہیں معلوم اِن کو شاید
خدا معاف کر دے . . .]

و ما لکم لا تقاتلون في سبیل الله و المستضعفین
من الرجال و النساء و الولدان الذین یقولون
ربنا اخرجنا من هذه القریة الظالم اهلها - و
اجعل لنا من لدنک ولیا و اجعل لنا من
لدنک نصیرا - [النساء (۴) : ۷۵

[اور تم لوگوں کو کیا ہو گیا ہے کہ تم لوگ محض خدا کی خوشنودی کے لئے اور محکوم مرد اور عورت اور بچوں کے لئے بھی نہیں لڑتے جو دعا کرتے رہتے ہیں کہ اے ہمارے پروردگار، ہم کو ہماری اِس بستی سے نکال کہ اس کے مالک ظالم ہیں، اور اپنی طرف سے ہمارے لئے ایک حمایتی پیدا کر اور اپنی طرف سے ہمارے لئے ایک مددگار پیدا کر ؟]

چنانچہ ایک موقعہ پر اور فرمایا ہے —

و ما ادریک ما العقبۃ - فک رقبۃ . . .

[البلد (٩٠) : ١٢ و ١٣ ،

[اے مخاطب، اور تونے کیا سمجھا حق کی اونچی گھاتی کیا ہے ؟ وہ کسی جاندار کی گردن پر سے ظالمانہ دباؤ کا دور کرنا ہے . . .]

اب صراط الذین انعمت علیھم کے معنی کیا ہوے ؟ —
اُن لوگوں کی راہ جن پر تونے انعام و اکرام کئے، وہ راہ جس پر چل کر لوگوں نے تیری نعمتیں حاصل کیں، یعنی ان لوگوں کی راہ —

(١) جو دل و دماغ کي کمزوريوں سے بري هيں ،

(٢) جن کے هاں صفائي و تندرستي کے سامان مهيا هيں ،

(٣) جن ميں آپس ميں دشمني نهيں ، اور جن ميں محبت قائم هے ،

(٤) جو لوگوں کي دشمني سے بچے هيں ،

(٥) جو دشمنوں کي اذيت سے بچے هيں ،

(٦) جو مصيبتوں سے بچے اور مذمت سے بري هيں ،

(٧) جن کو علم حاصل هے ،

(٨) جن کو دنيا کي قوموں پر روحاني و مادي فضيلت حاصل هے ،

(٩) جن کو اور بين فضيلتيں بهي حاصل هيں ،

(١٠) جن کو سامان و ضروريات زندگي حاصل هيں ،

(١١) جو آسمان و زمين کے رزق سے فيضياب هيں ،

(١٢) جو قدرتي اشياء سے استفاده حاصل کرتے هيں ،

(١٣) جن کو خدا کے سوا کسي اور کا خوف نهيں ،

(۱۴) جو صاحب اهل و عیال هیں ' اور جن
کے پاس سامان آسائش بهی هیں ' جن
کے هاں صحت و سلامت و ترقی هے '
جن کو سفر و حضر میں رهائش و موسمي
پوشش کے سامان حاصل هیں '
(۱۵) جن کو آسائش حاصل هے '
(۱۶) جو سزا کے مستحق بالکل نهیں '
(۱۷) جو آزاد هیں -

المغضوب علیهم

قرآن میں لفظ مغضوبؔ کا اطلاق کن لوگوں پر
هوا هے ؟ — وه لوگ یه هیں

(۱) خدا کے نه ماننے والے -

. . . و لکن من شرح بالکفر صدرا فعلیهم غضب
من الله - و لهم عذاب عظیم - ذلک بانهم
استحبوا الحیوة الدنیا علی الاخرة و ان الله
لا یهدي القوم الکافرین - اولئک الذین طبع الله
علي قلوبهم و سمعهم و ابصارهم - و اولئک هم
الغافلون - [النحل (۱۶) : ۱۰۶ - ۱۰۸

[جو کوئي دل کھول کر کفر کرے تو ایسوں پر
خدا کا غضب هے اور ان کے لئے بڑي تکلیف هے -
یه اس واسطے کہ اُنھوں نے فوري زندگي کو آیندہ
سے عزیز رکھا - اور خدا کفر کرنے والوں کو هدایت
نهیں کرتا - یهي هیں جن کے دلوں پر اور کانوں
پر اور آنکھوں پر خدا نے مُہر کر دي هے - اور یه
هیں غافل -]

و الذین یحاجون في الله من بعد ما استجیب
له حجتهم داحضة عند ربهم و علیهم غضب و
لهم عذاب شدید - [الشوری (٤٢) : ١٦

[اور جو لوگ خدا کے بارے میں حجت کرتے
هیں بعد اس کے کہ لوگوں نے اس کو مان لیا . . .
ان کے اوپر غضب هے اور ان کے لئے سخت عذاب هے -]

بئسما اشتروا به انفسهم ان یکفروا بما انزل الله
بغیا ان ینزل الله من فضله علي من یشاء من
عبادہ - فباءو بغضب علي غضب - و للکافرین
عذاب مهین - [البقرة (٢) : ٩٠

[برے مول خرید کیا انھوں نے اپني جانوں کو
کہ نه مانا اس چیز کو جو خدا نے نازل کي محض

اس ضد سے کہ نازل کرتا ہے خدا اپنا فضل اپنے بندوں میں سے جس پر چاہتا ہے - پس یہ غضب پر غضب کے مستحق ہوے - اور کفر کرنے والوں کے لئے ذلت کا عذاب ہے -]

(۲) رزق سے بیجا فائدہ اُٹھانے والے -

یا بني اسرائیل . . . کلوا من طیبات ما رزقناکم و لا تطغوا فیه فیحل علیکم غضبي - و من یحلل علیه غضبي فقد هوی - [طه (۲۰) : ۸۱

[اے بني اسرائیل ' . . . جو عمدہ چیزیں هم نے تم کو بطور رزق کے دي هیں اُن سے فائدہ اُٹھاؤ ' مگر اس بارے میں آپس میں سرکشي نہ کرو کہ تم پر میرا غضب اُترے ' کیونکہ جس پر میرا غضب اُترا تو وہ برباد ہوا -]

چنانچہ فرمایا ہے ---

کلوا و اشربوا من رزق الله و لا تعثوا في الارض مفسدین - [البقرة (۲) : ٦۰

[خدا نے جو کچھ دیا ہے اس میں سے کھاؤ اور پیو ' مگر دنیا میں فساد کرتے نہ پھرو -]

(۳) آبائي گمراهیوں پر اصرار کرنے والے -

قالوا ا جئتنا لنعبد الله وحده و نذر ما کان یعبد
اباءنا . . . قال قد وقع علیکم من ربکم
رجس و غضب - [الاعراف (۷) : ۷۰ و ۷۱

[قوم عاد بولی کیا تو همارے پاس اس واسطے
آیا هے کہ هم محض خدا کي عبادت کریں اور جن
کي همارے باپ دادے عبادت کرتے رهے اُن کو چھوڑ
دیں؟ . . . اُن کے نبي نے کہا تم پر تمہارے پروردگار
کی طرف سے عذاب اور غضب آکر رهےگا . . .]

(۴) ذلیل طبیعت والے -

من لعنه الله و غضب علیه و جعل منهم القردة
و الخنازیر و عبد الطاغوت - اولئک شر مکانا و
اضل عن سواء السبیل - [المائدة (۵) : ٦۰

[جس پر خدا نے لعنت کی اور غضبناک هوا
اور ان میں سے کچھ کو بندر اور سؤر کر دیا اور
وہ لغو چیزوں کی عبادت کرنے لگے - یہی لوگ
درجہ کے اعتبار سے برے هیں اور سیدھي راہ سے بہت
بھٹکے هوئے -]

(٥) نفاق و شرک کرنےوالے -

و یعذب المنافقین و المنافقات و المشرکین و
المشرکات الظانین باللہ ظن السوء - علیھم
دائرۃ السوء - و غضب اللہ علیھم و لعنھم
و اعد لھم جھنم - و ساءت مصیرا -
[الفتح (٤٨) : ٦]

[اور خدا عذاب کرےگا منافق مرد اور منافق
عورتوں پر اور مشرک مرد اور مشرک عورتوں پر جو
خدا کے بارے میں برے برے خیالات رکھتے ھیں -
اُن پر بری گردش پڑےگی اور ان پر خدا غضبناک
ھوگا اور ان پر لعنت کرےگا اور ان کے لئے اس نے
جھنم تیار رکھا ھے٬ اور وہ بری جگہ ھے جانے کی -]

(٦) نیک لوگوں کو ایذا پھنچانے والے -

و من یقتل مؤمنا متعمدا فجزاءہ جھنم خالدا
فیھا و غضب اللہ علیہ و لعنہ و اعد لہ عذابا
عظیما - [النساء (٤) : ٩٣]

[اور جو کوئی کسی مؤمن کو عمداً قتل کرے تو
اس کی سزا جھنم ھے کہ وہ اس میں پڑا رھےگا اور خدا

اس پر غضبناک ہوگا اور اس پر لعنت کرےگا اور اس نے اس کے لئے بڑا عذاب تیار کر رکھا ہے -]

(۷) کفر کے آگے دب جانے والے -

یا ایھا الذین آمنوا اذا لقیتم الذین کفروا زحفا فلا تولوھم الادبار - و من یولھم یومئذ دبرہ الا متحرفا لقتال او متحیزا الی فئۃ فقد باء بغضب من اللہ و ماویہ جہنم - و بئس المصیر - [الانفال (۸) : ۱۵ و ۱۶

[مؤمنو ' جب تم میدان جنگ میں کفر کرنے والوں سے بھڑو تو ان کو پیٹھ مت دو - اور جو کوئي ان کو اس دن پیٹھ دے سوا اس کے کہ چال چل رہا ہو لڑائي کي یا جا مل رہا ہو ایک فوج سے تو وہ خدا کے غضب کا مستحق ہو گیا اور اس کا ٹھکانہ جہنم ہے - وہ بري جگہ ہے ٹھہرنے کي -]

(۸) ذلت اور افلاس میں گرفتار لوگ -

و ضربت علیھم الذلۃ و المسکنۃ و باءو بغضب من اللہ - ذلک بانھم کانوا یکفرون بآیات اللہ

و یقتلون النبین بغیر الحق ۔ ذلک بما عصوا
و کانوا یعتدون ۔ [البقرۃ (۲) : ٦١

[اور ان پر ذلت اور افلاس کي مار پڑي اور وہ خدا کے غضب کے مستحق ھو گئے ۔ یہ اس لئے کہ انہوں نے خدا کے احکام کو نہ مانا اور ناحق کو بھي نبیوں کو قتل کیا ۔ یہ اس لئے کہ وہ سرکشی اور تعدي کرنے والے تھے ۔]

تو غیر المغضوب علیھم کے معني ھوئے جن پر تیرا غضب نہیں، یعني جو ایسے نہیں کہ —

(۱) خدا کو نہ مانیں،
(۲) رزق سے بیجا فائدے اُٹھائیں،
(۳) آبائي گمراھیوں پر اصرار کریں،
(۴) ذلیل طبیعت رکھیں،
(۵) نفاق و شرک کریں،
(٦) نیک لوگوں کو ایذا پہنچائیں،
(۷) کفر کے آگے دب جائیں، اور
(۸) ذلت اور افلاس میں گرفتار ھوں ۔

الضّالین

ضائین کے معنی هیں ضلالت (گمراهي) میں پڑے هوؤں کے -

قرآن میں لفظ ضلالت (یعنی گمراهي) کا استعمال اِن معنوں میں هوا هے —

(۱) خدا کو نه ماننا -

و من یکفر بالله و ملائکته و کتبه و رسله و الیوم الآخر فقد ضل ضلالا بعیدا - [النساء (۴) : ۱۳۶

[اور جو کوئي خدا کو اور اُس کي طاقتوں کو اور اس کي کتابوں کو اور اس کے رسولوں کو اور انجام کے وقت کو نه مانے تو وہ ضلالت میں دور جا پڑا -]

(۲) کسي دوسري چیز کو خدا کے برابر ماننا -

و من یشرک بالله فقد ضل ضلالا بعیدا -

[النساء (۴) : ۱۱۶ ؛ پھر دیکھو الانعام (۶) : ۵۶

[اور جو کوئي خدا کے ساتھ کسي کو شریک کرے تو وہ ضلالت میں دور جا پڑا -]

(۳) خدا کو چھوڑ کر دوسرے سے دعا مانگنا جن سے نہ کچھہ نقصان ھي ھو سکتا ھے اور نہ نفع -

يدعوا من دون الله ما لا يضره و ما لا ينفعه - ذلک هو الضلال البعيد - [الحج (۲۲) : ۱۲]

[خدا کو چھوڑ کر ايسے سے دعا مانگتا ھے جو نہ اس کا برا ھي کر سکتا اور نہ اس کا بھلا - يھي تو ھے بڑي ضلالت -]

(۴) اعلاء حق کو نہ ماننا -

و من لا يجب داعي الله فليس بمعجز في الارض و ليس له من دونه اولياء - اولئک في ضلال مبين - [الاحقاف (۴۶) : ۳۲]

[اور جو کوئي خدا کے منادی کرنےوالے کي بات نہ مانے تو وہ ھرگز دنيا ميں سبقت نہيں لے جا سکتا ، اور نہ خدا کے سوا اس کا کوئي دوست ھي ھے - يھي لوگ صريح ضلالت ميں ھيں -]

(۵) خدا اور رسول کے خلاف عمل کرنا -

و من يعص اللہ و رسولہ فقد ضل ضلالا مبینا ۔
[الاحزاب (٣٣) : ٣٦

[اور جو کوئي خدا اور اس کے رسول کے خلاف
کرے تو وہ صریح ضلالت میں پڑا ۔]

(٦) فوري باتوں کو انجام پر ترجیح دینا ۔

الذین یستحبون الحیوۃ الدنیا علي الآخرۃ و
یصدون عن سبیل اللہ و یبغونہا عوجا ۔
اولئک في ضلال بعید ۔ [ابراهیم (١٤) : ٣

[جو لوگ فوري عیش کو انجام سے زیادہ عزیز
رکھتے هیں اور اپنے عمل سے لوگوں کو خدا کي راہ
سے روکتے هیں اور اس کو تیڑھي کرنا چاهتے هیں ،
تو یہی لوگ ضلالت میں دور جا پڑے ۔]

(٧) ایمان کی بات چھوڑنا ۔

و من یتبدل الکفر بالایمان فقد ضل سواء السبیل ۔
[البقرۃ (٢) : ١٠٨ ؛ پھر دیکھو المائدۃ
(٥) : ١٢ ؛ الممتحنۃ (٦٠) : ١

[اور جو کوئي ایمان کو چھوڑ کر کفر اختیار
کرے ، تو وہ یقیني سیدھی راہ سے بھٹک گیا ۔]

(۸) حق کا چھوڑنا ۔

فما ذا بعد الحق الا الضلال ۔ [یونس (۱۰) : ۳۲

[اور حق کے بعد ضلالت کے سوا اور کیا رہا ؟]

(۹) انجام کا یقین نہ رکھنا ۔

الا ان الذین یمارون في الساعة لفي ضلال بعید ۔
[الشوریٰ (۴۲) : ۱۸

[جو لوگ انجام کي گھڑي کے بارے میں شک کرتے ھیں وہ یقیني ضلالت میں دور جا پڑے ھیں ۔]

بل الذین لا یؤمنون بالاخرة في العذاب و الضلال البعید ۔ [السبا (۳۴) : ۸

[ھاں، جو لوگ انجام کو نہیں مانتے وہ تکلیف اور بڑي ضلالت میں ھوںگے ۔]

(۱۰) اپنے اعمال کو بے وجہ اچھا سمجھنا ۔

قل هل ننبئكم بالاخسرين اعمالا ۔ الذین ضل سعیهم فی الحیوة الدنیا و هم یحسبون انهم یحسنون صنعا ۔ [الکهف (۱۸) : ۱۰۴

[کہ دے ، (اے نبي ،) کیا هم تم کو بتائیں
کہ اعمال کے اعتبار سے کون سب سے زیادہ گھاٹے میں
هیں ؟ — جن کي کوششیں اس زندگي میں بھک
گئیں (ضلالت میں پڑیں) اور جو گمان کرتے هیں
کہ وہ خوب اچھے کام کر رهے هیں -]

(۱۱) جرم کا مرتکب هونا -

ان المجرمین في ضلال و سعر - [القمر (۵۴) : ۴۷

[مجرم لوگ ضلالت اور پاگلپنے میں هیں -]

(۱۲) لغویات میں پڑنا -

مثل الذین کفروا بربھم اعمالھم کرماد اشتدت به
ریح في یوم عاصف - لا یقدرون مما کسبوا علي
شيء - ذلک هو الضلال البعید -
[ابراهیم (۱۴) : ۱۸

[مثال اُن لوگوں کي جو اپنے پروردگار کو نہیں
مانتے - ان کے اعمال راکھ کي طرح هیں کہ آندھی
کے دن اس پر زور کي هوا چلي - اپني محنت
کي کمائي ان کے کچھ بھي هاتھ نہ لگی - یهی
تو بڑي ضلالت هے -]

(۱۳) بیجا حرکتیں کرنا -

بل الظالمون في ضلال مبین -

[لقمان (۳۱) : ۱۱

[ہاں، بیجا کرنے والے تو صریح ضلالت میں ہیں -]

(۱۴) شقي القلب ہونا -

فویل للقاسیة قلوبهم من ذکر الله - اولئک في ضلال مبین - [الزمر (۳۹) : ۲۲

[تو واے ھے اُن پر جن کے قلب خدا کے ذکر سے بھي نہیں پسیجتے - یہي لوگ ہیں جو صریح ضلالت میں ہیں -]

(۱۵) کفر کرنا اور لوگوں کو اپنے عمل سے گمراہ کرنا -

ان الذین کفروا و صدوا عن سبیل الله قد ضلوا ضلالا بعیدا - [النساء (۴) : ۱۶۷

[جو لوگ کفر کرتے اور اپنے اعمال سے لوگوں کو خدا کي راہ سے روکتے ہیں وہ یقیني گمراھی میں بڑي دور جا پڑے -]

(١٦) نفاق رکھنا -

و من الناس من یقول آمنا باللہ و بالیوم الاخر و ما هم بمؤمنین . . . و اذا قیل لهم لا تفسدوا في الارض قالوا انما نحن مصلحون - . . . و اذا قیل لهم آمنوا کما آمن الناس قالوا ا نؤمن کما آمن السفهاء . . . و اذا لقوا الذین آمنوا قالوا آمنا و اذا خلوا الي شیاطینهم قالوا انا معکم انما نحن مستهزءون . . . اولئک الذین اشتروا الضلالة بالهدیٰ - [البقرة (٢) : ٨ - ١٦

[اور لوگوں میں ایسے بھی ھیں جو کہتے ھیں ھم خدا اور انجام کے وقت کو مانتے ھیں' لیکن وہ نہیں مانتے . . . . اور جب اُن سے کہا جاتا ھے کہ دنیا میں فساد نہ کرو تو کہتے ھیں ھم تو محض مُصلح ھیں . . . . اور جب ان سے کہا جاتا ھے کہ بات مانو جس طرح لوگ بات مانتے ھیں تو کہتے ھیں کیا ھم بھي اسي طرح مانیں جس طرح بیوقوف مانتے ھیں ؟ . . . اور جب، وہ مؤمنوں سے ملتے ھیں تو کہتے ھیں ھم بھي مانتے ھیں' اور جب وہ اپنے شیطانوں میں اکیلے ھوتے ھیں تو کہتے ھیں ھم تو ان سے محض مذاق کرتے ھیں . . . . یہي

لوگ ھیں جنھوں نے ھدایت کے بدلے ضلالت (گمراھي) خرید لي -]

(۱۷) دین میں ناحق غلو کرنا -

قل یا اھل الکتاب لا تغلوا فی دینکم غیر الحق و لا تتبعوا اھواء قوم قد ضلوا من قبل و اضلوا کثیرا و ضلوا عن سواء السبیل -

[المائدة (٥) : ۷۷

[اے نبي ' کہ دو اے اھل کتاب ' اپنے دین میں ناحق غلو نہ کرو اور نہ ایسے لوگوں کي خواھشوں کي پیروي کرو جو اس سے پہلے گمراہ ھوئے اور بہتوں کو گمراہ کیا اور خود بھي سیدھی راہ سے بھٹک گئے -]

قل خسر الذین قتلوا اولادھم سفھا بغیر علم و حرموا ما رزقھم اللہ افتراء علي اللہ - قد ضلوا و ما کانوا مھتدین - [الانعام (٦) : ۱۴۱

[کہ دو کہ گھاٹے میں رھے وہ لوگ جنھوں نے بیوقوفي سے بے جانے بوجھے اپني اولاد کو قتل کیا اور خدا نے جو ان کو سامان بہم پہنچائے ان کو محض خدا پر جھوٹ بناکر حرام قرار دیا - یہ یقیني ضلالت میں پڑے اور ان کو راہ نہ ملي -]

تو ولا الضالين کے معني هوئے جو ضلالت (گمراهي) میں نهیں ، یعني جو ایسے نهیں کہ —

(١) خدا کو نہ مانیں ،
(٢) دوسري کسي چیز کو خدا کے برابر مانیں ،
(٣) خدا کو چھوڑ کر دوسرے سے دعا مانگیں جن سے نہ کچھہ نقصان هي هو سکتا هے اور نہ نفع ،
(٤) اعلاء حق کو نہ مانیں ،
(٥) خدا اور رسول کے خلاف عمل کریں ،
(٦) فوري باتوں کو انجام پر ترجیح دیں ،
(٧) ایمان کی بات چھوڑیں ،
(٨) حق کو چھوڑیں ،
(٩) انجام کا یقین نہ رکھیں ،
(١٠) اپنے اعمال کو بے وجہ اچھا سمجھیں ،
(١١) جرم کے مرتکب هوں ،
(١٢) لغویات میں پڑیں ،
(١٣) بیجا حرکتیں کریں ،
(١٤) شقي القلب هوں ،
(١٥) کفر کریں اور لوگوں کو اپنے اعمال سے گمراہ کریں ،
(١٦) نفاق رکھیں ، اور
(١٧) دین میں ناحق غلو کریں -

اس پوري سورت کا ماحصل

خدا کي ذات باطن، عالي مرتبه، بزرگ هے،
اسي لئے اس کو الله کهتے هيں -

چونکه خدا کي ذات باطن هے

اس لئے هم دنيا کي کسي چيز کو جو ظاهر
هے خدا نه مانيں گے،

وہ عالي مرتبه هے

اس لئے هم کسي اوچهي بات کا اطلاق اس
پر هرگز نه کريں گے،

وہ بزرگ هے

اس لئے هم اس سے بزرگانه برتاؤ هي کي
توقع رکهيں گے -

وهي ايک ذات هے جس نے دنيا کی تمام قوموں
بلکه تمام مخلوق کو ماں اور باپ کي شفقت سے
يکساں پالا هے، جس سے اس کو رب کهتے هيں -

جب اس ذات واحد نے تمام قوموں کو، يهاں تک

کہ تمام دنیا جہان کو ماں اور باپ کي شفقت سے
یکساں نشو و نما دي ھے '

تو دنیا میں جو کچھ ھے اس کے ساتھ ھمارے
کیا تعلقات ھوئے ؟ —

سبھوں کے ماں ' اور باپ خدا ھے
تو ھم سب آپس میں بھائی اور بھن ھوئے -

چنانچہ اس ذات واحد نے دنیا جہان کو ' دنیا
جہان کي ھر قوم کو ' ھر شخص کو ' ھر چیز کو
والدین کي شفقت سے یکساں پالا ھے

اس لئے ھم بھي ان میں سے کسي کي بدي
نہ چاھیں گے ' کسي کو برباد نہ کریں گے
اس کو عضو معطل قرار نہ دیں گے ' بلکہ
ان سب کو بھي اپنے دائرے میں اسی طرح
کام کرنے دیں گے جس طرح ھم خود کرنے
کا حق رکھتے ھیں -

اس ذات میں ماں کے رحم (کوکھ) کي صفت
(مامتا) آتم درجہ موجود ھے ' اس لئے اس کو
رحمان و رحیم کہتے ھیں -

تو کیا ہم اُس کي اس مامتا کا جواب آپس
میں ماں‌جائے بھائي بہنوں کے سلوک سے
نہ دیں‌گے؟ کیا اس ذات کي مادري مامتا
اس بات کي متحمل ہو سکتي ہے کہ
ہم آپس میں اس کے خلاف کریں؟ کیا
یہ قطع رحم نہ ہوگا؟

اسي ذات واحد کا حکم تو حکم ہے -

ایسي ہي ذات واحد کا حکم تو حکم کا درجہ
رکھتا ہے، جس کے آگے کسي اور کے حکم
کی کوئي وقعت نہیں -

وہ ہمارے اعمال کا تِل تِل حساب لیتا ہے، اُس
وقت پھر کسي کو اختیار نہیں کہ دم مارے -

اس لئے ہم سب کو ہمارے اعمال، یعني
ہمارے تعلقات جو ہمارے ہم جنسوں سے
ہیں، فرداً فرداً اور کلیۃ، ٹھیک رکھنے
پڑیں‌گے، ورنہ اس عادل ماں کي مامتا
ہرگز یہ گوارا نہ کرےگي کہ اس صلہ رحم
کے خلاف کرنے والے کو بے سزا چھوڑ دے -

سزا اس لئے کہ —

(١) هم پهر ایسی حرکت نه کریں ، اور
(٢) دوسرے بهي هم سے عبرت حاصل کرکے
ایسی حرکت سے باز رهیں -

اسي ذات واحد کي مشیئت کي تکمیل کرنا
هماری عین عبادت هے ، اور اسی عبادت (خدمت گذاري)
کي توفیق طلب کرنا همارا عین مذهب هے -

هم سب فرداً فرداً اور کلیة اسي ذات واحد سے
توفیق طلب کرتے هیں

اس لئے هم سب بهي فرداً فرداً اور کلیة اپني
پوري جد و جهد سے کام لیں گے کہ هم
سیدهي راه پر چلیں ،

اس راه پر جس پر چل کر لوگ
خدا کي نعمتیں حاصل کرتے هیں ،
اُس کے غضب میں نهیں پڑتے ، اور
نه بے راه هوتے هیں -

تتمه

صفحه ۸ پر عالمین کے معنی میں حواله رہ گیا ہے -
وہ حسب ذیل ہے -

قرآن میں اس کے معنی اکثر قوموں هي کے
آئے هیں —

یا بني اسرائیل اذکروا نعمتیی التي انعمت
علیکم و اني فضلتکم علي العالمین -

[البقرة (۲) : ۴۷ ؛ پهر دیکهو آیة ۱۲۲ ؛
الروم (۳۰) : ۲۲]

[اے بنی اسرائیل ' یاد کرو ان نعمتوں کو جو
میں نے تم پر کیں ' اور یه که میں نے تم کو
دوسري قوموں پر فضیلت دي -]

و ما الله یرید ظلما للعالمین -
[آل عمران (۳) : ۱۰۷]

[خدا قوموں پر ظلم نہیں چاهتا -]

صفحه ۴۶ سطر ۳ کے نیچے حواله رہ گیا ہے -
وہ یوں ہے [یوسف (۱۲) : ۶

Printed by Rashid Khan
at the Minerva Press,
Daryabad, Allahabad.